بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئولہ

گذارش ہے کہ ہمارے معاشرہ میں نکاح کے موقع پر نکاح کے فارم میں مہر سے متعلق مختلف الفاظ لکھے جاتے ہیں۔

۱۔ مہر معجل

۲۔ مہر مؤجل

۳۔ مہر معجل عند الطلب

۴۔ مہر مؤجل عند الطلب

۵۔ عند الطلب

۶۔ نصف معجل نصف مؤجل

۷۔ مہر مثل ان الفاظ کیم شرعی مفہوم

براہ کرم ان مذکورہ الفاظ کے صحیح مفہوم اور مطلب سے ہمیں آگاہ فرمائیں اور یہ بھی کہ ان میں سے کونسے الفاظ درست ہیں اور کونسے درست نہیں؟ اور ان مذکورہ الفاظ میں سے کسی لفظ کے لکھنے کی صورت میں فقہی اور قانونی طور پر کیا نتیجہ نکلے گا؟

والسلام

صغیر مکی ۔ لاہور

(جوابات منسلک ہیں)

Scanned with CamScanner

Saving screenshot...

مضمون سوال وجواب

مہر معجل، مہر ... / مہر معجل عند الطلب / مہر مؤجل مطلقاً / نصف معجل ونصف ... / ... / تذکرۃ الفقہا ... / ... (حاشیہ، جزوی طور پر کٹا ہوا)

حامداً ومصلیاً

الجواب ـــــ

(۱)، (۲)، (۳) ـــــ جو مہر فی الحال دیا گیا ہو وہ "مہر معجل" ہے، اور "مہر عند الطلب" بھی "مہر معجل" میں داخل ہے، جس کی صورت "معجل عند الطلب" اور "عند الطلب" ہے کہ "مہر معجل" اور "عند الطلب" صرف اتنا فرق ہے کہ "مہر معجل" سے الگ نہیں ہے، اور "معجل عند الطلب" مہر معجل فی الحال ادا کیا جاتا ہے اور "عند الطلب" میں مہر عورت کے مطالبہ کرنے پر ادا کیا جاتا ہے، لیکن عورت کسی صورت میں مہر معجل کا مطالبہ کر سکتی ہے۔ (ماخذہ، کفایۃ المفتی ۵: ۱۳۲-۱۳۶) جس وقت چاہے مطالبہ کر سکتی ہے اور ادائیگی کی مدت کا ذکر نہ ہو سمجھا جاتا ہے۔

(۴) ـــــ اگر عرف "مہر مؤجل" لکھ دیا جائے اور ادائیگی تک مؤخر ہوگا تو اس صورت میں عرف کی وجہ سے مہر موت یا طلاق تک مؤخر ہوگا، جیسا کہ بدائع الصنائع، فتاوی تاتارخانیہ اور ہندیہ کی عبارات میں اس کی صراحت موجود ہے۔

البتہ درمختار کی عبارت سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے موت یا طلاق تک مہر تب مؤخر ہوگا جبکہ عقد میں ادائیگی کا وقت موت یا طلاق کو مقرر کیا گیا ہو، لیکن اگر عقد میں اس کی صراحت نہ ہو تو اس صورت میں موت یا طلاق تک مؤخر نہیں ہوگا بلکہ مہر معجل لازم ہوگا۔

علامہ کاسانی رحمہ اللہ "بدائع الصنائع" میں تحریر فرماتے ہیں:

ولو قال نصفه معجل ونصفه مؤجل كما جرت العادة في ديارنا ولم يذكر الوقت للمؤجل اختلف المشايخ فيه. قال بعضهم لا يجوز الأجل ويجب حالا كما إذا قال تزوجتك على ألف مؤجلة وقال بعضهم يجوز ويقع ذلك على وقت وقوع الفرقة بالطلاق أو الموت وروي عن أبي يوسف ما يؤيد هذا القول. (بدائع الصنائع ۲/۲۸۸)

وفي التاتارخانية (۳: ۱۱۱)

ثم لا خلاف لأحد أن تأجيل المهر إذا كان إلى غاية معلومة نحو شهر أو سنة إنه صحيح وإن كان لا إلى غاية معلومة فقد اختلف المشايخ فيه بعضهم قالوا لا يصح وبعضهم قالوا يصح وهو الصحيح.

وفيه أيضا (۳: ۱۱۲)

وفي شرح الطحاوي: وإن قال نصفه مؤجل ونصفه معجل كما جرت العادة لم يزد على ذلك جاز الأجل ويقع ذلك على وقوع الفرقة إما بالموت أو بالطلاق وقال بعضهم: لا يجوز ويجب حالا لأنه أجل مجهول ...

Scanned with CamScanner

تبویب

وفي الهندية (١: ٣١٨)

ولو قال نصفه معجل ونصفه مؤجل كما جرت العادة في ديارنا ولم يذكر الوقت للمؤجل اختلف المشايخ فيه. قال بعضهم لا يجوز الأجل ويجب حالاً وقال بعضهم يجوز ويقع ذلك على وقوع الفرقة بالموت أو بالطلاق وروي عن أبي يوسف رحمه الله ما يؤيد هذا القول كذا في البدائع.

لا خلاف لأحد أن تأجيل المهر إلى غاية معلومة نحو شهر أو سنة صحيح وإن كان لا إلى غاية معلومة فقد اختلف المشايخ فيه. قال بعضهم يصح وهو الصحيح وهذا لأن الغاية معلومة في نفسها وهو الطلاق أو الموت ألا يرى أن تأجيل البعض صحيح وإن لم ينصا على غاية معلومة في نفسها وهو الطلاق أو الموت. كذا في المحيط.

وفي الدر المختار (٣: ١٤٤)

إن لم يؤجل أو يعجل كله فكما شرط لأن الصريح يفوق الدلالة إلا إذا جهل الأجل جهالة فاحشة فيجب حالاً غاية إلا التأجيل لطلاق أو موت فيصح للعرف بزازية.

درمختار اور بدائع الصنائع، فتاوی تاتارخانیہ اور ہندیہ کی عبارات بظاہر متعارض ہیں، لیکن درمختار اور بدائع الصنائع، فتاوی تاتارخانیہ اور ہندیہ کی عبارات میں یہ تطبیق دی جا سکتی ہے کہ درمختار کی عبارت اس صورت کے بارے میں ہے جب ادائیگی کی مدت ذکر نہ کرنے کی صورت میں موت یا طلاق تک مؤخر ہونے کا عرف نہ ہو، لیکن اگر ادائیگی کی مدت ذکر نہ کرنے کی صورت میں موت یا طلاق تک مؤخر ہونے کا عرف ہو تو اس صورت میں مہر موت یا طلاق تک ہی مؤخر ہوگا، جیسا کہ بدائع الصنائع، فتاوی تاتارخانیہ اور ہندیہ کی عبارات میں ہے۔ اسی طرح حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب نے "کفایت المفتی" ۹، ص ۹۷/۵ میں جو یہ لکھا ہے کہ:

"موت اور طلاق پر واجب الاداء ہونے کی صورت یہ ہے کہ عقد نکاح کے وقت یہ تصریح کر دی جائے کہ مہر طلاق یا موت پر دیا جائیگا"

اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ یہ اس صورت میں ہے جبکہ ادائیگی کی مدت ذکر نہ کرنے کی صورت میں موت یا طلاق تک مؤخر ہونے کا عرف نہ ہو،

Scanned with CamScanner

نقل فتاویٰ

مضمون سوال وجواب

لیکن اگر عرف جز ہو تو اس صورت میں موت یا طلاق تک ہی مؤخر ہوگا
جیسا کہ حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ اور دوسرے اکابر نے تحریر فرمایا ہے:
یہاں اس بات کی وضاحت بھی ضروری معلوم ہوتی ہے کہ عام
حالات میں تو اگر عرف مہر مؤجل لکھا گیا ہو اور ادائیگی کی مدت کا ذکر
نہ ہو تو اس صورت میں عرف کی وجہ سے مہر موت یا طلاق تک مؤخر
ہوگا لیکن اگر زوجین میں اختلاف اور رنجش پیدا ہو جائے تو
اس صورت میں عورت موت یا طلاق سے پہلے بھی مہر کا مطالبہ کرسکتی
ہے۔ حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ "امداد الفتاویٰ" میں تحریر فرماتے ہیں:

"مؤجل وہ ہے جس میں تاجیل مشروط ہو اور جس میں
کوئی شرط نہ ہو وہ معجل ہے گو تعجیل مشروط نہ ہو:
پس اگر یہ شرط ٹھہر جاوے کہ طلاق اور موت
تک کی مہلت ہے تب مؤجل ہوگا اور اگر یہ شرط
نہیں ٹھہری گو یہ بھی نہیں ٹھہرا کہ پہلے ہی لیں گے تو
وہ معجل ہی ہوگا۔ غالباً سائل نے جیسا کہ طرز عبارت
سے معلوم ہوتا ہے تعجیل کی شرط نہ ٹھہرانے سے
مہر کو مؤجل سمجھ لیا ہے سو یہ صحیح نہیں ہے اور
فقہاء نے جو تاجیل بالطلاق والموت کو جائز کہا ہے
معنی اس کے یہی ہیں کہ اس طرح تاجیل کی شرط
ٹھہر جاوے اور اگر یہ شبہ ہو کہ واقعی تاجیل شرط
ہی سے ہوتی ہے مگر عرف بمنزلہ شرط ہی کے
ہے اور سوال میں تصریح ہے کہ ہندہ کا فعل خلاف
رواج ہے پس عرف سے مؤجل بالطلاق والموت
ہو جانا چاہیے جیسا کہ شرط سے ہوتا ہے۔ جواب
یہ ہے کہ اس کا عرف علی الاطلاق ہونا غیر مسلم
ہے۔ یہ عرف اسی وقت تک ہے جب تک کہ
باہم موافقت رہے ورنہ رنجش میں مطالبہ کا بھی عرف
ہے۔ پس میرے نزدیک شرعاً ہندہ کو استحقاق
مطالبۂ مہر کا حاصل ہے" (امداد الفتاویٰ ص ۲۹۷-۲۹۶ ج ۲)

مفتی عزیز الرحمٰن صاحب رحمہ اللہ "عزیز الفتاویٰ" میں لکھتے ہیں:
"مہر معجل اور مؤجل کے جو معنی لغوی ہیں وہی اصطلاح
فقہاء میں ہیں۔ جو مہر فی الحال دیا گیا یا فی الحال اس
کا دینا قرار پایا تو وہ معجل ہے۔ اور جس مہر کی کچھ

Scanned with CamScanner

تاریخ نقل فتاوی	نام و پتہ مستفتی	مضمون سوال وجواب	تبویب

نمبر

مدت ادا کے لیے مقرر کردی گئی یا الی التعیین چھوڑ دیا
گیا ہو۔ وہ مؤجل ہے اور غیر معین مدت سے مراد
موت یا طلاق ہے؟ (عزیز الفتاوی ص۴۲۱)
نیز عزیز الفتاوی ص۴۲۱ میں ہے۔
"مہر مؤجل ہونا اگر ثابت ہو جائے تو معقودہ مہر کا مطالبہ
شوہر کے مرنے پر یا طلاق دینے پر کر سکتی ہے۔ کما
فی العالمگیریہ: وھذا لأن الغایۃ معلومۃ فی نفسھا
وھو الطلاق أو الموت الخ" اور درمختار میں ہے: إلا
التاجیل لطلاق أو موت فیصح للعرف.
مفتی رشید احمد رحمہ اللہ نے "احسن الفتاوی" میں لکھا ہے۔
جہاں تاجیل مجہول سے تاجیل بالطلاق أو الموت کا
عرف ہو وہاں زوجہ کو منع نفس کا اختیار نہیں اور
جہاں یہ عرف نہ ہو وہاں تاجیل مجہول بحکم تعجیل ہے
لہذا زوجہ کو حق منع ہے۔ تاجیل بالطلاق أو الموت
معروف ہونے کی صورت میں بھی غیر مؤجل میں مشاجرہ
کے مواقع میں مطالبۂ مہر معروف ہے، لہذا حالت
مشاجرہ میں عورت کو حق منع حاصل ہے" (احسن الفتاوی ج۵ ص۳۵)

۵ — "مؤجل عند الطلب" لکھنا درست نہیں ہے۔ اگر یہ لکھ دیا تو اس
صورت میں مہر معجل ہی لازم ہوگا۔

۶ — "نصف معجل، نصف مؤجل" کا مطلب یہ ہے کہ آدھا مہر فی الحال
دیا جائیگا اور باقی آدھا عرف کی وجہ سے موت یا طلاق تک مؤخر ہوگا۔
چنانچہ عزیز الفتاوی ص۴۲۸ میں ہے:
"اگر نصف مہر معجل اور نصف مؤجل ہے تو معجل
کا مطالبہ عورت فی الحال کر سکتی ہے اور مؤجل غیر
معین کا مطالبہ بدون مفارقت کے یعنی بدون طلاق
یا موت کے نہیں ہو سکتا؟"

۷ — عورت کے باپ کے قبیلہ کی جو عورت عمر، حسن وجمال، مال و دولت
عقل، دینداری، علاقہ، زمانہ، باکرہ اور ثیبہ ہونے میں اس کے برابر
ہو اس عورت کا جو مہر ہے وہ "مہر مثل" کہلاتا ہے۔

فی ملتقی الأبحر ص۳۲۵

ومھر مثلھا یعتبر بقوم أبیھا إن تساویا سنا
وجمالا ومالا وعقلا ودینا وبلدا وعصرا
وبکارۃ وثیابۃ فإن لم یوجد منھم فمن

Scanned with CamScanner

رجسٹر نقل فتاوی جامعہ دارالعلوم کراچی

مضمون سوال وجواب

([illegible])

[illegible]

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم
[illegible]
دار الافتاء دار العلوم کراچی
[illegible date]

الجواب صحیح
محمد تقی عثمانی عفی عنہ
[illegible date]

الجواب صحیح
[illegible]
[illegible date]

محترم جناب مفتی صاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
[illegible] ذیل مسئلہ کے بارے میں علماء کرام [illegible]
کیا فرماتے ہیں

[illegible] ایک ساتھ جس کا نام [illegible] ہے [illegible]
[illegible] ہو گیا ہے اور اب [illegible]
[illegible] ایک [illegible] لڑکا جس کا نام [illegible] ہے [illegible]
[illegible] لڑکے کو اس [illegible] والدین [illegible]
[illegible] رکھنا چاہتے ہیں اور اپنی مرضی سے [illegible]
[illegible] کرنا چاہتے ہیں حالانکہ وہ لڑکا [illegible]
[illegible] اس لڑکی کو طلاق دیدی اور اب [illegible]
چاہتا ہے اور یہ لڑکی بھی طلاق یافتہ ہے [illegible]
[illegible] امور شرعیہ کو پامال کرتا ہے [illegible]

Scanned with CamScanner